سوال

(94) حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''کچھ حدیثیں ارسال کررہاہوں۔ مہربانی فرماکر اسماء رجال کی نظر میں (تحقیق کریں کہ) یہ روایات کیسی ہیں؟

نمبر ۱: حضرت ام فضل فرماتی ہیں ایک روز میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں برس رہی تھیں۔ میں نے پوچھا: میرے ماں باپ قربان آپ کیوں گریہ فرمارہے ہیں؟

آپ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل آئے اور مجھے بتایا کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی۔ جبرائیل اس جگہ کی سرخ مٹی بھی میرے پاس لائے جہاں انھیں قتل کیا جائے گا۔ مشکوٰۃ، بیہقی فی دلائل النبوۃ۔

نمبر ۲: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جو حسین سے محبت کرے اللہ اس سے محبت کرے۔ حسین میری نسلوں میں سے ایک نسل ہے۔ مستدرک حاکم جلد۳ ص۱۵۹''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) ام الفضل بن الحارث رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب روایت دلائل النبوۃ للبیہقی (۶/۴۶۹) میں بحوالہ محمد بن مصعب: حدثنا الاوزاعی عن شداد بن عبداللہ کی سند سے مذکور ہے۔ اس کی سند محمد بن مصعب کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (اضواء المصابیح فی تحقیق مشکوٰۃ المصابیح: ۶۱۷۱)

محمد بن مصعب بن صدقہ القرقسائی پر جمہور محدثین نے جرح کر رکھی ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: محمد بن مصعب القرقسانی کی اوزاعی سے حدیث مقارب (یعنی صحت و تحسین کے قریب) ہوتی ہے۔ (مسائل ابی داود: ۳۲۸ بحوالہ موسوعۃ اقوال الامام احمد ۳/۳۱۷، ۳۱۸، تاریخ بغداد ج ۳ ص ۲۷۷ وسندہ صحیح)

اس کے مقابلے میں ابوزرعہ الرازی نے کہا: ''محمد بن مصعب یخطئ کثیرا عن الاوزاعی وغیرہ'' محمد بن مصعب اوزاعی وغیرہ سے بہت غلطیاں کرتا ہے۔ (کتاب الضعفاء لابی زرعۃ الرازی ج ۲ ص ۴۰۰)

حافظ ابن حبان نے محمد بن مصعب کی اوزاعی سے ایک روایت کو ''باطل'' کہا۔ (کتاب المجروحین ۲/۲۹۴)

ابو احمد الحاکم نے کہا: ''روی عن الاوزاعی احادیث منکرۃ'' اس نے اوزاعی سے منکر حدیثیں بیان کی ہیں۔ (تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۴۶۱، ولعلہ فی کتاب الکنی لابی احمد الحاکم)

معلوم ہوا کہ قول راجح میں محمد بن مصعب کی اوزاعی سے بھی روایت ضعیف ہی ہوتی ہے، اسے ''مقارب'' کہنا صحیح نہیں لہذا یہ روایت ضعیف ہی ہے۔

(۲) یہ روایت ''حسین منی وانا من حسین، احب اللہ من احب حسینا، حسین سبط من الاسباط'' کے متن کے ساتھ عبداللہ بن عثمان بن خثیم عن سعید بن ابی راشد عن یعلی العامری کی سند سے درج ذیل کتابوں میں موجود ہے:

مسند الامام احمد (۴/۱۷۲) وفضائل الصحابۃ للامام احمد (ح ۱۳۶۱) مصنف ابن ابی شیبہ (۱۲/۱۰۲، ۱۰۳ ح ۳۲۱۸) المستدرک للحاکم (۳/۱۷۷ ح ۴۸۲۰ وقال: ھذا حدیث صحیح الاسناد وقال الذہبی: صحیح)

صحیح ابن حبان (الاحسان: ۶۹۳۲، دوسرا نسخہ: ۶۹۷۱) المعجم الکبیر للطبرانی (۳/۳۳ ح ۲۵۸۹ و ۲۲/۲۷۴ ح ۷۰۲) سنن ابن ماجہ (۱۴۴) سنن الترمذی (۳۷۷۵ وقال: ''ھذا حدیث حسن'')

اس حدیث کی سند حسن ہے۔ اسے ابن حبان، حاکم اور ذہبی نے صحیح اور ترمذی نے حسن قرار دیا ہے۔ بوصیری نے کہا: ''ھذا اسناد حسن، رجالہ ثقات''

اس کے راوی سعید بن ابی راشد: صدوق ہیں۔ حافظ ذہبی نے کہا: صدوق (الکاشف ۱/۲۸۵ ت ۱۹۰۰)

انھیں ابن حبان، ترمذی اور حاکم نے ثقہ وصدوق قرار دیا ہے۔ بعض الناس کا یہ کہنا کہ ''اس کی توثیق صرف ابن حبان نے کی ہے'' باطل ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے غلط فہمی کی بنیاد پر سعید بن ابی راشد پر جرح کرنے کے باوجود اس حدیث کو شواہد کی وجہ سے حسن قرار دیا ہے اور اسے اپنی مشہور کتاب السلسلۃ الصحیحہ میں نقل کیا ہے۔ دیکھئے (ج ۳ ص ۲۲۹ ح ۱۲۲۷)

خلاصۃ التحقیق:

یہ روایت حسن لذاتہ اور صحیح لغیرہ ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص257

محدث فتویٰ